سوال

(426)خالہ اور بھانجی کو ایک نکاح میں جمع کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کے اولاد بھی پیدا ہوئی۔ بعدازاں اس شخص نے دوسری عورت سے نکاح کیا جو کہ پہلی عورت کی سگی بھانجی ہے اور اس سے بھی اولاد پیدا ہوئی۔ یعنی کہ خالہ اور بھانجی کو نکاح میں ایک ساتھ جمع کر دیا۔ دونوں میں سے کسی ایک کو طلاق بھی نہیں دی گئی۔

عوام کالانعام خاموش ہیں اور صاحب علم تذبذب کا شکار ہیں۔ کیونکہ نکاح کسی مولانا صاحب نے ہی پڑھایا ہوگا۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات بالترتیب قرآن وسنت کی روشنی میں بحوالہ ارشاد فرمائیں؟ مہر بھی ثبت فرمائیں۔

(1)کیا یہ دونوں نکاح درست اور جائز ہیں؟

(2)اگر درست ہیں تو فبہا۔ بصورت دیگر کون سا نکاح باطل ٹھہرے گا؟

(3)باطل نکاح والی اولاد کے متعلق کیا حکم ہے؟

(4)اگر باطل نکاح والی اولاد ناجائز اور حرامی ہے تو کیا اولاد باپ کی وراثت کی حقدار ہوگی یا نہیں؟

(5)کیا حلالی اولاد حرامی اولاد کے خلاف قانون وراثت کے تحت حق وراثت کا دعویٰ دائر کرنے میں حق بجانب ہوگی؟

(6)باطل نکاح والے جوڑے پر کون سی حد نافذ ہوتی ہے؟ نکاح خوان اور گواہان پر کون سی حد ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے سوالوں کے جواب ترتیب وار مندرجہ ذیل ہیں بتوفیق اللہ تبارک وتعالیٰ وعونہ

(1) صحیح بخاری جلد دوم کتاب النکاح بَابٌ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا ص ٦٦٧ پر مذکور ہے

«عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ : ''نَهٰی رَسُوْلُ ا ِ ﷺ أَنْ تُنْکَحَ الْمَرْأَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا'' وَقَالَ دَاوُدُ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ۔ اہ»

اور صحیح مسلم جلد اول کتاب النکاح باب تَحْرِيْمِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا فِی النِّکَاحِ ص ۴۵۳ پر لکھا ہے

«عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ ا ِ ﷺ : لاَ تُنْکَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا ، وَلاَ عَلٰی خَالَتِهَا ۔ اہ»

''نہ نکاح کیا جائے عورت کا اس کی پھوپھو پر اور نہ خالہ پر'' ان احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا خالہ کا نکاح درست ہے اور اس کے بعد بھانجی کا نکاح درست نہیں باطل ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں : «وَلاَ عَلٰی خَالَتِهَا» اگر پہلا نکاح خالہ والا درست نہ ہو تو «عَلٰی خَالَتِهَا» والی صورت نہیں بنتی اور نہ ہی اسے «جَمْعٌ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا» قرار دیا جا سکتا ہے جبکہ معلوم ہے کہ مذکور صورت «عَلٰی خَالَتِهَا» بھی ہے اور «جَمْعٌ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا» بھی ہے ۔

اس میں سوال نمبر ۲ ، نمبر ۳ ، نمبر ۴ اور نمبر ۵ کے جواب بھی بیان ہوگئے ہیں کیونکہ جب دوسرا نکاح ازروئے شریعت باطل ٹھہرا لہٰذا اس پر نکاح باطل کے تمام احکام لاگو ہوں گے ۔

(6) اس کا تعلق قاضی صاحب کے ساتھ ہے وہی اپنے اجتہاد سے حد یا تعزیر بتائیں گے پھر وہی اس حد یا تعزیر کو نافذ فرمائیں گے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

نکاح کے مسائل ج1ص 307